السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فقہ حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ اور حنبلی کی ابتداء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتب تاریخ کے کھنگالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عہد ابو جعفر منصور خلیفہ عباس دوم میں 754 سنہ بعد از میلاد میں فقہ حنفی اور فقہ مالکی کی کتابیں وضع ہویئں۔ اور شدہ شدہ بڑھتی گئیں۔ اور جو آیا اس نے ان میں زیادتی کی۔ یہاں تک کے عالم گیر کے زمانے میں فتاویٰ عالم گیری لکھا گیا۔ اور دین خدا کو آراء کی شکل میں پش کرنے کی بناء جو 754 سنہ میں ڈالی گئی تھی۔ اس نے آج بلند اور بظاہر خوشنما شکل میں مکمل قرآن حدیث کو پس پشت کردیا۔ اور اللہ کا یہ فرمان پورا ہوگیا۔

یعنی اپنے ہاتھوں کتابیں تصنیف کرتے ہیں۔ اور پھر انھیں دین خدا کی کتابوں ک نام سے مشہور کردیتے ہیں۔

جواب۔ ان کی دیکھا دیکھی 813 سنہ بعد از میلاد میں شافعیوں نے بھی اپنی فقہ کی کتابوں کی باقاعدہ تصنیف شروع کی اور ان دو عمارتوں کے مقابلے میں یہ تیسری عمارت بھی کھڑی کردی گئی۔ حنبلی کو پیچھے رہ گئے تھے۔ لیکن آخران سے بھی صبر نہ ہوسکا اور فورا ہی ان کی توجہ اس کے بعد اس طرف ہوئی اور اسے بھی بلندی تک پہنچایا گیا۔ ان چاروں مذاہب کی فقہ میں جہاں حدیث و قرآن کا صحیح لحاظ ہر ہر موقع پر نہ کیا گیا۔ وہاں خود ان آئمہ کی نصوص کا خیال بھی کچھ ضروری نہ سمجھا گیا بلکہ ان کے اقوال سے سینکڑوں حصے زیادہ بعد والوں کے اقوال اور مصنفین کے قیاسات کو جمع کیا گیا اور ایک مجموعہ کا نام فقہ رکھا گیا۔ رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ اب حدیث و قرآن پر عمل لا مذہبی ٹھیرا۔ اور ان مخترعات اور قیاسات پر عمل ہی مسلمانی ٹھری لطف تو یہ ہے کہ جہاں حدیث و قرآن کا ان کتب فقہ میں احترام نہ کیا گیا جہاں ان کتابوں کا صرف اقوال آئمہ پر ہی انحصار نہ رکھا گیا۔ وہاں خود ان چاروں مذاہب کی فقہ میں آپس میں وہ اختلاف اور کارزار گرم رہا ہے کہ گویا دو مقابل سلطنتیں آپس میں بھڑ گئی ہیں۔

دل فریبوں نے کہی جب بھی نئی بات کہی

ایک نے دن کہا اور دوسرے نے رات کہی۔

(اخبار محمدی دہلی جلد 17 نمبر 14)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 141

محدث فتویٰ